

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 06 مارچ 2013ء بمطابق 23 ربیع الثانی 1434 ہجری سہ پہر چار بجے بائیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -
قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكِ الْمَلِكِ تُؤْتِي الْمَلِكَ مَن تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمَلِكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ
مَن تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ
وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَمِيتِ وَتُخْرِجُ الْمَمِيتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَوَزُّقُ مَن تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ -
(ترجمہ): (اے محمد ﷺ) آپ (اللہ تعالیٰ سے) یوں کہیں کہ اے اللہ مالک تمام ملک کے آپ ملک جس کو
چاہیں دیدیتے ہیں اور جس سے چاہے ملک لے لیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں غالب کر دیتے ہیں اور جس
کو آپ چاہیں پست کر دیتے ہیں آپ ہی کے اختیار میں ہے سب بھلائی۔ بلاشبہ آپ ہر چیز پر پوری قدرت
رکھنے والے ہیں۔ آپ رات (کے اجزا) کو دن میں داخل کر دیتے ہیں اور (بعض فصلوں میں) دن (کے
اجزا) کو رات میں داخل کر دیتے ہیں اور آپ جاندار چیز کو بے جان سے نکال لیتے ہیں (جیسے بیضہ سے بچہ)
اور بے جان چیز کو جاندار سے نکال لیتے ہیں (جیسے پرندے سے بیضہ) اور آپ جس کو چاہتے ہیں بے شمار
رزق عطا فرماتے ہیں۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آؤر': مفتی سید جانان صاحب، سوال نمبر؟

مفتی سید جانان: سوال نمبر 01 جی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی سید جانان: دا جی کہ تاسو وگورئ، دا تقریباً پشاور کبني 1326 او نوشهره کبني 857، هم دغه شان جی ايبت اباد کبني دا ڊيري سرکاري زمکي دي او ڊيري قيمتي زمکي دي، د کرورونو اربونو جائيداد دے او دا هسي خلقو نيولي دي، د خپلو مفاداتو د پاره که څوک عدالتونو ته تلي دي، هغه خود کيس د اوردولو، د خپلي قبضي د اوردولو د پاره تلي دي، زما به جی دا گزارش وی چې تاسو يا مطلب دا دے چې څوک ذمه دار سرے وی چې دې ته د يوه کميټي جوړه کړلې شي، که دا حکومت نه وی بلکه دا خود حکومت جائيداد او د حکومت زمکي دي جی۔

جناب سپیکر: دا پرونے کوئسچن دے که ننے دے؟

مفتی سید جانان: دا خود جی ننے کوئسچن دے جی۔

جناب سپیکر: دا ورومبني کوئسچن خود ستاسو "کيا وزير زراعت ارشاد فرمائیں گے که سابقہ دور حکومت " کوئسچن نمبر 8 چې دے، دا زما په خيال تاسو پرونے کوئسچن را اړولے دے۔

مفتی سید جانان: پرونے خود مې جی نه دے را اړولے، پرونے خود جی، پرون خود ا ډير ما ته نه دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو ليټ شوی وی نو هغه 'کوئسچنز آؤر'۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: ما سره جی د بلې ورځې ايځنډا شته جی، دا خود ما ته پرون دلته زما په ميز باندي پروت وو، ما ته هم هغه وخت کبني جی ملاؤ شوے دے۔ دا ما سره شته هم، دې نه خود رته زه وایم جی۔

جناب سپیکر: دا د زرعی يونيورسټي والا کوئسچن دے ستاسو جی۔

مفتی سید جانان: زرعی يونيورسټي والا جی، دا خود اسي خبره ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا نمبر 08 دے۔

* 08 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سابقہ دور حکومت میں گورنر صاحب، خیبر پختونخوا نے ضلع ہنگو میں زرعی یونیورسٹی کی منظوری دی تھی جبکہ زمین کا انتقال بھی بنام سرکار ہوا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ یونیورسٹی کو دوسری جگہ منتقل تو نہیں کیا گیا، اگر کسی اور جگہ منتقل کی گئی ہے تو وجہ بتائی جائے؛

(ii) اگر ایسا نہیں ہوا تو حکومت مذکورہ یونیورسٹی کی تعمیر کا کام کب شروع کرے گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔ سابقہ دور حکومت میں گورنر صاحب، خیبر پختونخوا نے ضلع ہنگو میں زرعی یونیورسٹی کے قیام کی ہدایات جاری کی تھیں اور اس مقصد کیلئے صوبائی حکومت نے بنام سرکار (حکمہ زراعت، امور حیوانات و امداد باہمی) کی زمین بھی مختص کی تھی اور انتقال کیا گیا تھا۔

(ب) (i) جی نہیں، مذکورہ یونیورسٹی کو دوسری جگہ منتقل نہیں کیا گیا۔ زرعی یونیورسٹی کے ہنگو کیمپس کا قیام یونیورسٹی کے مستقبل کے لائحہ عمل کا حصہ ہے۔ اس منصوبے کے قیام کیلئے وفاقی حکومت سے رابطہ کرنے کے باوجود ابھی تک منصوبے پر عملدرآمد کیلئے فنڈز مہیا نہیں ہو سکے۔ اس سلسلے میں جو نہی وفاقی حکومت سے فنڈ فراہم ہوا تو منصوبے پر فوراً کام شروع کر دیا جائیگا۔

جناب سپیکر: دیکھنے سپلیمنٹری سوال شتہ جی؟

مفتی سید جانان: سپلیمنٹری سوال جی دا دے، تقریباً دا سوال دہی اسمبلی کبھی یو دوہ کالہ مخکبھی جی ما را ورے دے، بیا ارباب صاحب دلته کبھی ناست دے، د محمود زیب خان دفتر کبھی دوئی ما تہ لیتر ہم و بنود لو چہ پہ دغہ لیتر باندی مونر د وفاقی حکومت سرہ رابطہ کری دہ او ان شاء اللہ العظیم مطلب دا دے میاشت دوہ کبھی بہ زرت زرہ دا کار شروع کیری او ما تہ ئے وئیلی وو چہ تا تہ زہ بالکل وعدہ درکوم، ارباب صاحب دلته کبھی ناست دے نو زما بہ جی ستاسو پہ وساطت باندی دا گزارش وی چہ ہنگو ہسپی ہم پہ تکلیف کبھی دے او کہ دا یونیورسٹی مطلب دا دے زر تر زرہ جو رہ شی نو د دہی خلقو ہغہ

محرومی بہ لبری کمپی شی۔ دا مخکینپی علی محمد جان اور کزئی صاحب وو، د
دہی هغوی افتتاح هم کپری وه، هغوی اعلان کرے وو او باقاعدہ د زمکپی انتقال
شوے دے۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر! زما یو ضمنی سوال دے پہ دیکھنی۔

جناب سپیکر: جی نور سحر بی۔

محترمہ نور سحر: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، اس میں میرا کونسیجین ہے کہ گورنر نے کس
Date کو یہ اناؤنس کیا ہے اور اس کی Date of correspondence کچھ ہے کہ نہیں ہے؟ کچھ بھی
نہیں آیا ہے کیونکہ جب Date اناؤنس کی ہوگی تو انہوں نے ان سے رابطہ بھی کیا ہوگا تو اس میں تو انہوں
نے یہ بھی بتایا کہ Date کو کب اناؤنس کیا ہے اس یونیورسٹی کی، انہوں نے کتنے رابطے ان سے کئے
ہیں، Correspondence کی ڈیٹیل بھی نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Agriculture, Arbab Ayub Jan Khan Sahib.

ارباب محمد ایوب حان (وزیر زراعت): Mr. Speaker Sahib, thank you very

much۔ جناب سپیکر، جس طرح مفتی جانان صاحب نے فرمایا، یہ پہلے گورنر محمد علی جان صاحب کے
وقت میں انہوں نے اناؤنسٹ کی تھی کہ یہاں پر ایک ایگریکلچر یونیورسٹی ہم بنائیں گے لیکن وقت گزرتا
رہا، ان کا بھی دور تھا وہاں پہ، لیکن میں نے پوری کوشش کی فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ کہ وہاں سے ہمیں

کچھ فنڈنگ ہو جائے کیونکہ This is a baby of Federal Government not our

، تو میں نے مفتی جانان

صاحب کو خط بھی بتائے کہ میں نے یہ خط لکھے ہوئے ہیں اور میری Expectation تھی کہ وہ ہو جائے گا

مگر نیچ میں جناب سپیکر صاحب، آپ کو پتہ ہے کہ ہائر ایجوکیشن کمیشن میں کچھ Crises بھی آگئے اور وہ

Crises رہے، کبھی آتا تھا کہ 18th amendment کے نیچے ہونگے، کبھی آیا کہ This is

provincial matter, so due to these things this case was delayed, and now also the fund will come from the federal government.

جناب سپیکر: ابھی تو یہ میرے خیال میں Devolved ہو گیا ہے۔ سب فیڈرل گورنمنٹ نے بہ امر

مجبوری لیا ہوا ہے لیکن پراونشل گورنمنٹ کی طرف سے اگر کچھ 'موو' ہو جائے اس کیلئے کہ اپنے

ریسورسز میں سے، ویسے ادھر زمین مفتی صاحب؟۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: داسی دہ جی چہی ہغلتنہ کنبہی د ایم ایم اے دور کنبہی ڍیم منظور وو، ہغہ رانہ لارو، ہغہ رانہ وشولو، داخو یونیورسٹی دہ جی، داخو منظورہ شوہی وہ، دا دومرہ خایونو کنبہی یونیورسٹی منظورہ شوہی، د دغہ ہنگو خلق د دہ صوبہی خلق نہ دی؟ خو دا جی یوہ خبرہ چہی یو سرے زرہ پورہی تری، بیا دا کار جی کپری او کہ داسی وی مطلب دا دے ہسہی معمول کنبہی ئے لپری جی، معمول کنبہی ہیخوک غم نہ کوی نو زما بہ تاسو تہ دا گزارش وی چہی د دغہی سرہ بہ د خلقو لہر د محرومی ازالہ وشی، خلقو تہ بہ لہر غوندہی خہ ملاؤ شی نو کہ داسی یو سپیشل غوندہی ہغہ 'موؤ' ور کنبہی وکرلو چہی دا کیس یو خو ورخو کنبہی، بیا د یو خلی ورپسہی دغہ وکرلہی شی جی او دا بہ ستاسو مہربانی وی۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب! پیشل غم کس طرح کیا جاتا ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: سپیکر صاحب نہیں سمجھا؟

جناب سپیکر: پیشل غم کس طرح ہوتا ہے؟ (تہقہہ) ارباب صاحب! خہ سپیشل قصہ

ورلہ کیدے شی؟ کوئی پیشل ایلوکیشن، کوئی مسئلہ ابھی تو آخری دن ہیں، کیا کچھ ہو سکتا ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: جی جناب ہو سکتا ہے اور وہ یہی کہ یہ آنے والی حکومت پر چھوڑ دیا جائے، اب جو

بھی بات ہوگی تو منسٹر صاحبان کہیں گے کہ وقت نہیں ہے لیکن ابھی بھی تو ان شاء اللہ ایک ہفتہ ہے اور یہ بڑا

یہی Genuine مسئلہ ہے اور میں جانتا ہوں کہ جناب ارباب صاحب اس میں کچھ نہ کچھ کر لیں گے، ویسے

بھی تو اب دیر ہوگی لیکن حکومت کا ویسے تو ایک ہفتہ ہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: گواہ خوب بن رہے ہیں آپ، ارباب صاحب نے۔۔۔۔

(تہقہہ)

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں جی، خالی یہ دفتر نہیں ہے، انہوں نے تو وہاں پر بھی کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ ہونا تو

یہ چاہیے تھا کہ آخری دن کے آخری گھنٹے تک یہ بیٹھ کر کام کرتے۔

جناب سپیکر: جاوید صاحب کو صرف موقع چاہیے۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ مسئلہ اتنا فوراً ہے لیکن انہوں نے تو ہتھیار پہلے سے پھینک دیئے اور ساری

حکومت سے ہاتھ لے لیے۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب۔ (تہقہ) د د ی سرہ خہ و کپرو جی؟ جی مفتی

سید جانان صاحب، بل سوال خہ دے؟

مفتی سید جانان: زہ خو جی د د غی خبری نہ مطمئن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہ د غہ خبرہ بانڈی زہ ہم مطمئن نہ یم خو خہ و کپرو نو؟

مفتی سید جانان: (تہقہ) بنہ خہ صحیح شوہ جی۔ دا جی سوال نمبر 09

جی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر؟

Mufti Syed Janan: Nine Ji.

جناب سپیکر: جی۔

* 09 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر لائیوٹاک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ میں مختلف خالی آسامیوں پر ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں جبکہ

اب بھی مختلف کیدر کی آسامیاں خالی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ تین سالوں کے دوران مذکورہ محکمہ میں بھرتی شدہ

افراد کے نام اور سکیل کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؟

حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر امور حیوانات و امداد باہمی): (الف) جی ہاں، محکمہ ہذا میں گزشتہ تین

سالوں کے دوران مختلف خالی آسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) جبکہ ابھی بھی

کچھ آسامیاں خالی ہیں جس میں 50 وٹرنری آفیسرز، ہیلتھ جن کے کیسز پبلک سروس کمیشن خیبر پختونخوا

کو بھیجے گئے ہیں اور 80 وٹرنری اسٹنٹس جس پر ہائی کورٹ کے حکم اتناعی کی وجہ سے بھرتی نہیں

کر سکے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی سید جانان: سپلیمنٹری جی دا دے، منسٹر صاحب ہم نشہ جی خو سپلیمنٹری

جی دا دے، پہ دیکھنی تقریباً تقریباً داسی اضلاع دی چپی پہ ہغی کبھی بیالیس

بیالیس او مطلب دا دے تریالیس تریالیس کسان بھرتی شوی دی او خنی ضلعی

جی داسی دی چپی پہ ہغی کبھی چار چار کسان بھرتی شوی دی او سات سات،

بس د د ی نہ زیات نہ دی بھرتی شوی نو زما بہ منسٹر صاحب تہ دا گزارش وی

چھی دا ولہی پہ دہی بنیاد باندہی شوی دی؟ ځنو ضلعو ته ولہی زیاتہ حصہ رسیدلہی
 ده، تریالیس، پینتالیس، سینتالیس ته رسیدلی دی او د ځنو ضلعو څلور څلور،
 درہی درہی کسان ولہی رسیدلی دی جی؟

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ودریہ، وزیر صاحب د دہی نشته نو څوک به ئے جواب ورکوی؟

جناب محمد حاوید عباسی: وزیر کدھر ہے سر؟ وزیر کوادھر۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو پینڈنگ رکھتے ہیں، اس کو لکچن کو پینڈنگ رکھتے ہیں۔

جناب محمد حاوید عباسی: جناب سپیکر! تو یہ پھر کب آئے گا؟

جناب سپیکر: نہیں کل پرسوں کیلئے پینڈنگ رکھتے ہیں کہ اس کا Proper جواب آئے کہ پبلک سروس
 کمیشن نے ان کو کیوں بھرتی نہیں کیا۔ عبدالاکبر خان! یہ آپ کا وہی والا معاملہ اس میں بھی نظر آ رہا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: کیا جی؟

جناب سپیکر: یہ کو لکچن میں پبلک سروس کمیشن کی وجہ سے 80 ویٹری سسٹنٹس خالی ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں نے اس پر پہلے بھی بات کی تھی اور آپ یہ اس صوبے کی بد قسمتی
 سمجھیں کہ پاکستان کے کسی بھی صوبے میں، کسی بھی صوبے میں، نہ مرکز میں، نہ کسی صوبے میں، نہ

آزاد کشمیر میں اتنا Workload کسی بھی پبلک سروس کمیشن پر نہیں ہے جتنا کہ ہمارے صوبے میں ہے
 اور یہ رات کی تاریکی میں اس وقت یہ آرڈیننس آیا تھا کہ جب 2002 کا الیکشن ہو رہا تھا اور اکتوبر میں اسمبلی

کا اجلاس بلانا تھا۔ جناب سپیکر، یہ تو دس سال میں بھی یہ بھرتی نہیں ہو سکیں گے، اتنا Workload۔۔۔
جناب سپیکر: تو یہ اس کا حل نکالیں نا۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، حل Simple ہے کہ سارے پاکستان کے پبلک سروس کمیشنز کا جو کام ہے کہ
 Sixteen and above کی ریکورڈ منٹ کرتے ہیں، ہمارے صوبے میں کیوں آپ نے ایک پٹواری بھی

ان کو دے دیا ہے، نائب تحصیلدار بھی ان کو دے دیا ہے، اسسٹنٹس بھی وہ کر رہے ہیں، سٹینو گرافرز بھی وہ
 کر رہے ہیں، یہ انسپکٹرز بھی وہ کر رہے ہیں، اے ایس آئی بھی وہ کر رہے ہیں تو جب وہ سب کچھ کر رہے ہیں تو

کیسے کریں گے کہ جب وہ لیکچرز بھی بھرتی کرتے ہیں، ڈاکٹرز بھی بھرتی کر رہے ہیں، ایس ایس بھی بھرتی
 کر رہے ہیں، ایس ای ٹی بھی وہ بھرتی کر رہے ہیں تو اتنا Workload وہ کیسے برداشت کر سکیں گے؟ تو جو

بھی پاکستان کے دوسروں صوبوں کے، میں نے امنڈمنٹ بھی جناب سپیکر، اس میں موؤ کی ہے کہ سارے

پاکستان کے صوبوں کے پبلک سروس کمیشنز کے جو فنکشنز ہیں، وہ ایک طرف رکھے ہیں اور ہمارے صوبے کا فنکشن ایک طرف ہے، تو جناب سپیکر، اگر وہ امنڈ منٹ پاس ہو جائے تو آپ یقین کریں کہ یہ جو پوسٹیں ہیں، یہ دو مہینے میں بھر سکتی ہیں۔

جناب سپیکر: لاء ریفارمز کمیٹی کو رجوع کریں، آپ خود بھی اس میں ممبر ہیں، لے آئیں اس میں۔
 جناب عبدالاکبر خان: سر! میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ، آپ کے اسمبلی سیکرٹریٹ میں یہ جمع کی ہیں، دو چیزیں ہیں، ایک یہ کہ سارے پاکستان میں نہیں ہے اور دوسری این او سی کی جی، کہ اگر ہم ایڈہاک بھرتی کرتے ہیں تو آپ کو پبلک سروس کمیشن سے این او سی لینا پڑے گی، یہ کسی بھی صوبے میں نہیں ہے، یہ مرکز میں نہیں ہے۔ جناب سپیکر، ایڈہاک پر بھرتیاں ہو رہی ہے باقی صوبوں میں، یہاں پر آپ نے بل پاس کیا، ایڈہاک اپوائنٹمنٹس کا بل پاس کیا، اب وہ این او سی، وہ این او سی نہیں دے رہے ہیں تو جناب سپیکر، وہ ڈیپارٹمنٹس کیسے بھرتی کر سکیں گے؟ جب پبلک سروس کمیشن این او سی نہیں دیتا تو وہ تو آپ کا ایکٹ ہی ختم ہو گیا؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس کو Tackle کرتے ہیں، لاء ریفارمز میں Tackle کریں گے۔ نور سحر صاحبہ۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جی زما سوال پاتے شو۔

جناب سپیکر: د چا، ستاسو؟

مفتی سید جانان: جی۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب۔ بی بی، تہ لہرہ کبینہ۔ جی سوال نمبر؟

مفتی سید جانان: 11 نمبر سوال دے جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 11 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر امداد، بحالی و آباد کاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ سال سیلاب کی وجہ سے مختلف اضلاع میں کافی نقصان ہوا ہے؛

(ب) ان تباہ شدہ املاک کی بحالی و مرمت کیلئے حکومت کو کئی ممالک سے امداد ملی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ہر ضلع میں صرف شدہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز امداد ملنے اور سرکاری سروے کے باوجود چند اضلاع کو کیوں نوازا گیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر ماحولیات نے پڑھا): (الف) جی نہیں۔ گزشتہ سال صوبہ خیبر پختونخوا میں کوئی سیلاب نہیں آیا بلکہ 2010 کے سیلاب سے صوبہ خیبر پختونخوا میں کافی نقصان ہوا تھا۔

(ب) اس طرح کے کاموں کیلئے بیرونی امداد براہ راست مرکزی حکومت کو وصول ہوتی ہے مگر گزشتہ سال سیلاب ہی نہیں آیا۔

(ج) 2011 میں کوئی سیلاب نہیں آیا مگر صوبائی حکومت کے وسائل سے سیلاب 2010 کے متاثرین کی بحالی کیلئے جو اقدامات اٹھائے گئے تھے۔ (ضلع وائز تفصیل 'الف'، 'ب' ایوان کو فراہم کی گئی)۔ تمام معاوضوں کی ادائیگی متعلقہ ضلعی انتظامیہ کی طرف سے فراہم کردہ اعداد و شمار اور سفارشات کے مطابق کی جاتی ہے۔ اسی طرح Housing compensation یونین کو نسل کی سطح پر قائم کمیٹی کی سفارشات پر ادا کی گئی ہے، نیز کسی بھی ضلع سے امتیازی سلوک روا نہیں رکھا گیا۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی سید جانان: پہ دیکھنے پر جو جی زہ دا خبرہ کوم چہ لکہ دوئی دلته کبھی لیکھی "الف" اور "ب" پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے، تمام معاوضوں کی ادائیگی متعلقہ ضلعی انتظامیہ کی طرف سے فراہم کردہ اعداد و شمار اور سفارشات کے مطابق کی جاتی ہے۔ اسی طرح (Housing compensation) یونین کو نسل کی سطح پر قائم کمیٹی کی سفارشات پر ادا کی گئی ہے۔ زہ جی دا وایم چہ پہ دیکھنے پر جو خنی ضلعی ڈیری محرومی ساتلی شوہی دی او بل دوئی مونہر تہ وائی چہ دیونین کونسل پہ سطح بانڈی مطلب دا دے کمیٹی قائمی کیری دی، کمیٹی خوز مونہر ضلعو کبھی نشته، پہ دیکھنے پر دا دی او کہ ددغہ ممبرانو ضلعو کبھی چرتہ وی، ما تہ جو جی پتہ شتہ نہ، کیدے شی چہ وی۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! دا ددی جواب بہ زہ در کرم۔

مفتی سید جانان: جی جی۔

جناب سپیکر: دا چار سدہ او نوبنار ڈیر زیات Affect شوی وو او لہر لہر پینبور۔

مفتی سیدحانان: جی جی۔

جناب سپیکر: خو چي خومره دې چالاقو خلقو ورائی ویزاری دیکبني کړی دی کنه۔۔۔۔

مفتی سیدحانان: صحیح ده، هم دغه خبره ده۔

جناب سپیکر: دومره په یو کبني هم نه دی شوی او تراوسه پورې مونږ دوه سپیږمو له ئے راوستی یو۔

مفتی سیدحانان: بالکل۔

جناب سپیکر: بڼه ده چي ترې خلاص ئے چي هډو ستاسو هغې کبني شوی نه دی۔

مفتی سیدحانان: صحیح شوه جی، صحیح شوه۔

جناب عبدالستارخان: جناب سپیکر، اس میں میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: بس ختم ہو گیا، وہ موؤر بیٹھ گیا۔

جناب غلام قادر خان نیٹنی: سر، دې 22 کبني چي کوم دوی لیکلی دی چي مونږ 5.3 ملین امداد ورکړے دے نو دا کوم ځائے کبني لگیدلے دے؟

جناب سپیکر: څه شے؟

جناب غلام قادر خان نیٹنی: دا 5.3 چي دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: 5.3 چرته دے جی؟

جناب غلام قادر خان نیٹنی: دا جی د دې سوال سره چي کوم لسټ لگیدلے دے، په هغې کبني سیریل نمبر 22 باندې ئے لیکلی دی چي مونږ په ټانک کبني 5.3 ملین لگولی دی۔ زما سوال دا دے چي دا چرته لگیدلی دی؟

Mr. Speaker: Serial No. 22, Tank.

جناب غلام قادر خان نیٹنی: او جی۔

جناب سپیکر: څوک به جواب۔۔۔۔

جناب واحد علی خان (وزیر ماحولیات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جواب به ته ورکوي؟

وزیر ماحولیات: جی ہاں۔

جناب سپیکر: جی آزیل واجد علی خان صاحب۔

وزیر ماحولیات: جناب سپیکر صاحب، پکار خود دا دہ چہی دوئی دا نوے سوال راوری خود ہغہ باوجود چہی پہ ہغہ کنبہی کوم دا Injured کسان دی، د ہغوی لسٹ ہم لگیدلے دے، دا Dead، چہی کوم پکنبہی مرہ دی، د ہغوی لسٹ ہم لگیدلے دے، دا ہغہ خلقو تہ دا Payment شوے دے کنہ۔

جناب عبدالاکبر خان: دا 5.3 بارہ کنبہی دوئی تپوس کوی۔

وزیر ماحولیات: دا 5.3 چہی دوئی وائی جی۔

جناب سپیکر: او جی۔

وزیر ماحولیات: نو دا چہی کوم Dead کسان دی، دا ہغہ کسانو تہ شوے دے چہی کوم پکنبہی مرہ شوی دی۔

جناب سپیکر: بنہ چہی مرہ دی، مرہ؟

وزیر ماحولیات: او جی، او۔

جناب سپیکر: Dead خلقو لہ دی؟

ایک آواز: مرہ او Injured دوا رہ۔

وزیر ماحولیات: Injured او دوئی تہ مطلب دے دا شوے دے۔

مفتی سیدحانان: سپیکر صاحب! زہ دا تپوس د منسٹر صاحب نہ کوم چہی دوئی زمونہ پہ خلقو کنبہی دا پیسہ چا لہ ورکری دی؟ دا خویو حقیقت خبرہ دہ، د ہغہ خلقو د سختی خبرہ دہ، د مرو خبرہ نہ دہ جی۔

Mr. Speaker: Amount paid for relief activities in million, 22.

او 5.3 in million, Dead, injured د ہغوی دی او تہ د تانک خبرہ کوہی تشہ۔

جناب غلام قادر خان نیٹنی: جی د تانک خبرہ کوم۔

جناب سپیکر: تہ یو کوٹسچن راورہ، د یتیلز د دوئی نہ او غوارہ کنہ۔

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب! اوس خو تائم ہم نشتہ، تائم ختم دے۔

جناب سپيڪر: نن د راوڙي ڪنہ، نن د راوڙي، نن د ڪوئسچن راوڙي، سبا به تري د هغوی نه به جواب اوغوارو ڪنہ۔

جناب غلام قادر خان نيٺي: صحيح ده۔

جناب سپيڪر: پروسيجر به Adopt ڪوڙ ڪنہ چي ڇه پروسيجر دے نو په هغي ڪنبي به چليرو۔

ميجر (ريٽائرڊ) بصير احمد خٽڪ: جناب سپيڪر!

جناب سپيڪر: جي ميجر بصير خٽڪ صاحب! خبره خو ختمه شوه۔ بصير خٽڪ صاحب، ميجر بصير خٽڪ صاحب۔

ميجر (ريٽائرڊ) بصير احمد خٽڪ: جناب سپيڪر صاحب! زه د خپل نو بنار په حواله سره خبره ڪوم چي زمونڙ په نوشهره ڪنبي PK-15 ته تر اوسه پوري دا پيسې نه دي ملاؤ شوي۔ زمونڙ نو بنار ڪنبي دغه علاقي هم د غسې پرتي دي چي تر اوسه پوري پينڊنگ دي۔ هغي ته د تير سيلاب هغه Death compensation amount تر اوسه پوري نه دے ملاؤ شوه چي ريليف فنڊ ڪنبي ڇه پيسې نشته؟

جناب سپيڪر: جي نوشهره، نوشهره خود ٽولو نه وائي زياتي اخستي دي، 77 ملين۔

وزير ماحوليات: نوشهره جي، 51 ملين جي يو دوي ته تلي دي، 51.1 ملين۔۔۔۔

ميجر (ريٽائرڊ) بصير احمد خٽڪ: وزير اعليٰ صاحب جي هلته سنتر ته هم راغله وو چي هغوی په ڪوم وخت ڪنبي اناؤنس ڪري دي، هغه زما په حلقه ڪنبي دي او ما دوي ته Remind ڪري دي چي اوبه شي۔ روح الله صاحب زمونڙ د هغه وخت دي سي او وو، هغه ته مې هم Remind ڪري وې چي اوبه شي، تر اوسه پوري هغه پينڊنگ رواني دي سر۔

جناب سپيڪر: جي دا ايڊيشنل سپلیمنتري غواري، هغه خبره ڪوي۔

وزير ماحوليات: نه داسي ده، ڪه دوي غواري نو دا خو جي نوې خبره ده چي هغه دوي، مونڙ به ئے د دي 'پارسا' والا سره ڪنبي نوؤ او چي ڇه خبره وي هغه به ورله مطلب دا دے هغوی وڪري۔

جناب سپیکر: داسی وکری جی، دہی بریک کنبی ئے را او غواری دا 'پارسا' والا او دلتہ ئے کنبینوئی چہی د دہی ممبرانو صاحبانو۔۔۔۔۔

وزیر ماحولیات: صحیح دہ جی، تھیک دہ جی، تھیک دہ جی۔

جناب سپیکر: سرہ د ریکارڈ ورتہ او وایہ چہی راشی۔

وزیر ماحولیات: صحیح دہ جی۔

جناب سپیکر: 'پارسا' والے ریکارڈ کیسا تھ آجائیں، بریک میں ہمارے معزز اراکین کی تسلی کرائیں۔ نور سحر صاحبہ، کولسچن نمبر؟

محترمہ نور سحر: کولسچن نمبر 35۔

جناب سپیکر: جی۔

* 35 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر امداد بحالی و آباد کاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سیلاب کی روک تھام کیلئے محکمہ PaRRSA بنایا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ادارہ محکمہ کے افسران کے ناموں کی تفصیل گریڈ وائز فراہم کی جائے، نیز ان کی گاڑیوں، دفتر، بلڈنگ کا کرایہ، محکمہ کے بجٹ کی تفصیل، سیلاب کی روک تھام کیلئے بجٹ اور کشتیوں کی خریداری اور تارتخ خریداری کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (جواب وزیر ماحولیات نے پڑھا): (الف) جی نہیں، PaRRSA

نہ تو سیلاب کی روک تھام کیلئے قائم کیا گیا ہے، نہ ہی یہ کوئی محکمہ یا اتھارٹی ہے۔ PaRRSA دراصل ملاکنڈ ڈویژن میں دہشتگردی سے تباہ شدہ سرکاری املاک کی تعمیر نو و بحالی اور متاثرین کی امداد، بحالی اور آباد کاری کیلئے شروع کے گئے پروگرامز کی نگرانی کیلئے قائم الگ انتظامی ڈھانچہ ہے۔

(ب) جواب ندارد۔

ضمنی مواد

پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی جو کہ NDMA Act مجریہ 2010 کے تحت سال 2010 میں قائم کی گئی صوبائی اتھارٹی ہے۔ (اتھارٹی میں اس وقت کام کرنے والے افراد کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

سال 2010 میں PDMA نے سیلاب کے متاثرین کیلئے جو کام کئے، اس کی تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی۔

یہاں اس امر کا ذکر بھی مناسب ہو گا کہ صوبائی انصرام کار کے مطابق فلڈ کنٹرول یعنی سیلاب کی روک تھام محکمہ آبپاشی کے ذمے ہے جس کے تحت فلڈ کنٹرول کیلئے الگ ساڈا ریکٹوریٹ قائم ہے۔ ان منصوبوں کی تفصیل متعلقہ محکمہ سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

اسی طرح محکمہ مواصلات و تعمیرات کے ماتحت بھی سال 2010 میں فلڈ کنٹرول ڈویژن قائم کیا گیا تھا۔ مزید وضاحت متعلقہ محکمہ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

Ms. Noor Sahar: Yes, Sir.

جناب سپیکر: Satisfy کریں۔

محترمہ نور سحر: سر، ددی سوال داولنی جز خودی جواب ورکرے دے خودیوم جز کبھی کہ تاسو خیال وکری نو شاتہ ئے تش د افسرانو او نائب قاصدانو، دوی نومونہ ئے ورکری دی۔ نہ دکاچی دیتیل شتہ، نہ دوی چہ کوم زمونہ د سیلاب د روک تھام د پارہ چہ کوم بجت وی، د هغی دیتیل شتہ، نہ دکشتیانو دیتیل شتہ۔ صرف مونہ لہ ئے نومونہ راکری دی، مونہ خو هغه نومونہ نہ دی غوبنتلی، مونہ خو مکمل دیتیل غوبنتے دے، پہ دیکبھی شاتہ دوی تش نومونہ ورکری دی۔

جناب محمد حاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی حاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد حاوید عباسی: جناب سپیکر، جو سوال پوچھا گیا ہے، اس کا جواب اگر آپ Kindly ذرا دیکھ لیں تو جو لسٹ لگائی گئی ہے جناب سپیکر، جو PDMA بنائی گئی ہے، اس ادارے کی، یہ تو انہوں نے کہا کہ یہ ادارہ ایسا کام نہیں کرتا جو سیلاب کی پروٹیکشن کیلئے ہو اور یہ صرف ملاکنڈ ڈویژن میں جو ہمارے ہاں پہلے سے جو دہشت گردی ہوئی ہے، اس کے بارے میں کام کرے گا اور یہاں گیارہ جناب سپیکر، یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد حاوید عباسی: اگر آپ لسٹ میں PDMA کاشاف دیکھیں جناب سپیکر، تو گیارہ آفیسرز ہیں اور اکتالیس ان کیساتھ ڈرائیورز اور عملہ لگایا ہوا ہے جناب، جو گیارہ آفیسرز صاحبان ہیں، جناب سپیکر، آپ کے پاس بھی اس کی لسٹ موجود ہے تو یہ بتانا وزیر صاحب پسند کریں گے کہ یہ ساری جو فوج ہے، یہ کیا کام کرتی ہے، ان کا مینڈیٹ کیا ہے؟ جناب سپیکر، یہ جو PDMA والے بیٹھے ہیں، ان کا کیا کام ہے؟ اگر یہ فلڈ

پروٹیکشن کیلئے یا فلڈ کی روک تھام کیلئے کام نہیں کرتے تو ان کا اصل کیا کام ہے؟ اس کی تفصیل بتائی جائے اور اتنا بڑا اسٹاف کس طرح بہاں ریکروٹ کیا گیا ہے اور اس کی منظوری کس نے دی ہے؟
جناب سپیکر: جی جناب واجد علی خان صاحب، منسٹر صاحب۔

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): جناب سپیکر صاحب، خنگہ چپی نور سحر بی بی او ویل نو دا تاسو دی سوال تہ و گورئی، "کیا وزیر امداد بحالی و آبادی کاری ارشاد فرمائیں گے کہ سیلاب کی روک تھام کیلئے محکمہ PaRRSA بنائی گئی ہے؟"، نو یو دا چپی د سیلاب د پارہ دا محکمہ PaRRSA نہ دہ جو رہ شوہی جی، دا خو چپی کوم Terrorism شوہی وو، د ہغہی نہ وروستو د دوئی د Rehabilitation د پارہ، د دوئی د 'ری کنسٹرکشن' د پارہ دا ادارہ جو رہ شوہی وہ چپی د دی کار چپی دے، ہغہ Settlements دی، Rehabilitation دے، د دی د سیلاب سرہ ہیخ دغہ چپی دے یا د سیلاب سرہ لینا دینا نشتہ۔

جناب سپیکر: دا صرف د دغہ د پارہ وہ؟

وزیر ماحولیات: دا صرف پہ ملاکنڈ ڈویژن کنسٹی چپی کوم Terrorism شوہی وو، د ہغہی نہ وروستو د دوئی د Rehabilitation، د دوئی د 'ری کنسٹرکشن'۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: او د Earthquake areas د پارہ ہم وہ زما خیال دے۔

وزیر ماحولیات: نہ دا پاس دے جی، دا بلہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Earth quick کیلئے بھی تھاناہ۔

وزیر جنگلات: نہ نہ، دا PaRRSA دہ، دا د ملاکنڈ د پارہ جو رہ شوہی دہ۔

جناب سپیکر: اچھا، صرف ملاکنڈ لہ وہ۔

وزیر ماحولیات: صرف د ملاکنڈ د پارہ، دا د ہغہی د Rehabilitation د پارہ جو رہ شوہی دہ۔

جناب سپیکر: د فلڈ د پارہ نہ وہ؟

وزیر ماحولیات: نہ جی، نہ۔

محترمہ نور سحر: آپ میرے سوال کا جواب دیں۔

وزیر ماحولیات: (خاتون رکن اسمبلی سے) خبر ہی لہ راخم کنہ، صبر خو کوہ کنہ۔
(تھقے)

جناب سپیکر: ودریہ جواب تہ خواتنظار وکرہ کنہ۔

وزیر ماحولیات: دوئ د گاؤ جی دا دغہ غوبنتلے دے نو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: گنی ایوب خان اشاری صاحب بہ نئے جواب درکری۔

وزیر ماحولیات: دا Voluntarily جی، دا دغہ مو دوئ تہ وئیلی دی چہ کم از کم د
دی سوال سرہ دومرہ مواد ورلہ ورکری چہ دوئ تسلی وشی۔ پہ ہغہ چہ کوم
د گاؤ یا د دی ہغہ حساب کتاب دے، ہغہ مونبرہ دوئ تہ پہ دیکنبہ بنودلی
دی جی۔ باقی دا PaRRSA چہ دہ، د دی دغہ سرہ، د نورو دغہ سرہ خہ کار
نشہ سوائے د ملاکنہ ڍویشن نہ جی۔

Mr. Speaker: Ji, Noor Sahar Sahiba, next Question, Question No.?

Ms. Noor Sahar: Question No. 36.

جناب سپیکر: جی۔

* 36 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ارشاد فرمائیں گی کہ:

(الف) سال 2011-12 میں گریڈ 18 اور گریڈ 19 کے ملازمین کو ترقی دی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ کے دوران ترقی پانے والے ملازمین کے نام
بعہ پوسٹنگ کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز گریڈ 19 میں ترقی حاصل کرنے والے افسران کی گریڈ 18 میں

سروس، رولز کے مطابق پوری نہ ہونے کے باوجود ترقی دینے کی وجوہات بتائی جائیں؟

محترمہ ستارہ ابازا (وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین): (الف) محکمہ سماجی بہبود، خصوصی تعلیم اور ترقی

خواتین میں سال 2011-12 میں صرف دو ملازمین کو گریڈ 17 سے گریڈ 18 میں ڈپٹی ڈائریکٹر کے

عمدوں پر ترقی دی گئی ہے جبکہ اس عرصہ میں گریڈ 19 کے عہدے پر کسی بھی ملازم کو ترقی نہیں دی گئی

ہے۔

(ب) درج ذیل افسران کو گریڈ 17 سے گریڈ 18 میں ترقی دی گئی:

1۔ جناب سجاد حسین۔

2۔ مسماۃ شازیہ رضا۔

جناب سجاد حسین نے اپنی مرضی سے گریڈ 18 کے عہدے کا چارج نہیں لیا جبکہ مسماۃ شازیہ رضا کو ڈپٹی ڈائریکٹر، سماجی بہبود کی آسامی پر تعینات کیا گیا۔ محکمہ نے کسی بھی افسر کو گریڈ 18 سے گریڈ 19 میں ترقی نہیں دی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

Ms. Noor Sahar: No Sir, satisfied.

جناب سپیکر: 'نیکسٹ' نور سحر صاحبہ۔ اچھا ہے، آپ کو کسچن تو کرتی ہیں، باقی ممبران صاحبان تو تیار نوالہ، جی۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اگر آپ کی اجازت ہو، صرف دو کونسلرز رہتے ہیں، یہ نمٹا لیتے ہیں۔ اگر کسی کا وضو نہ ہو تو جا کر وضو کر سکتا ہے۔ جی نور سحر صاحبہ۔
محترمہ نور سحر: کونسلر نمبر 37۔
جناب سپیکر: جی۔

* 37 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ارشاد فرمائیں گی کہ:

(الف) محکمہ میں سال 2011-12 میں مختلف پوسٹوں پر بھرتی کی گئی ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بھرتی شدہ افراد کے نام، پتہ، تعلیمی قابلیت اور پوسٹ کی تفصیل گریڈ وائرز فراہم کی جائے، نیز تعلیمی اسناد کی Verification کی گئی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

محترمہ ستارہ اباذ (وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ سال 2011-12

میں محکمہ سماجی بہبود میں مختلف پوسٹوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں۔

(ب) بھرتی شدہ افراد کے نام، پتہ، تعلیمی قابلیت اور آسامیوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

1- مستقل آسامیوں پر بھرتی کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

2- عارضی آسامیوں پر بھرتی کی تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی۔

3- صوبائی کمیشن برائے سٹیٹس آف ویمن میں بھرتی کی تفصیل ایوان فراہم کی گئی۔

محکمہ نے اگرچہ تمام بھرتی شدہ افراد کی اسناد کی Verification تو نہیں کی لیکن مروجہ طریقہ کار کے مطابق تمام امیدواروں سے اسناد کی مصدقہ نقول جمع کی گئیں اور پھر اصلی اسناد سامنے رکھ کر ان کی پڑتال کی

گئی۔ مزید یہ کہ تمام بھرتی شدہ افراد کے حکم تعیناتی میں ایک شق شامل کی گئی ہے کہ متعلقہ ضلعی افسر محکمہ سماجی بہبود، بھرتی شدہ فرد کی اسناد کی Verification کرے اور اس سلسلے میں متعلقہ ضلعی افسران سے خط و کتابت جاری ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: سر، اس میں سپلیمنٹری نہیں ہے، میں Satisfied ہوں بلکہ آپ کا شکریہ بھی ادا کرتی ہوں۔ چلو آخری اجلاس میں صحیح لیکن آپ نے مجھے Appreciate کیا جس کیلئے میں آپ کی شکر گزار ہوں بلکہ سارے ہاؤس کی شکر گزار ہوں کہ مجھے Appreciate کرتے ہیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: نہیں، یہ اچھی بات جو بھی ہوتی ہے، وہ قابل ستائش ضرور ہوتی ہے۔ آپ نے کافی محنت کی ہے تو اس کو Appreciate نہ کرنا زیادتی ہے۔

Noor Sahar Sahiba again, Question number?

محترمہ نور سحر: سوال نمبر 38۔

جناب سپیکر: جی۔

* 38 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر سماجی بہبود ترقی خواتین ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گی کہ:

(الف) محکمہ معذور افراد کی کفالت، سکالرشپ اور مالی امداد کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2011-12 کے دوران جن افراد کو امداد دی گئی ہے، ان کے نام، پتہ اور رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ ستارہ اباذ (وزیر سماجی بہبود ترقی خواتین): (الف) جی ہاں، محکمہ سوشل ویلفیئر میں قائم صوبائی کونسل برائے بحالی معذور ان صوبہ خیبر پختونخوا کے معذور افراد میں درخواست دینے پر مروجہ قانون کے تحت مالی امداد فراہم کرتا ہے۔

(ب) سال 2011-12 کے دوران جن افراد کو مالی امداد دی گئی ہے، ان کے نام، پتہ اور رقم کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

Ms. Noor Sahar: No Sir.

Mr. Speaker: Thank you. Again Noor Sahar Sahiba.

Ms. Noor Sahar: Question No. 39.

جناب سپیکر: جی۔

* 39 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گی کہ:

(الف) سال 2012 میں کئی پراجیکٹس جاری اور ختم کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ختم، جاری پراجیکٹس کے مئی اور جون کے پریچیز بلوں کی تفصیل، نیز ختم ہونے والے پراجیکٹس کے Assets کی تفصیل اور موجودہ پوزیشن فراہم کی جائے؟

محترمہ ستارہ ابا (وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین): (الف) جی ہاں۔

(ب) ختم / جاری سکیموں کیلئے مئی اور جون میں روزمرہ کی ضروریات کے علاوہ کوئی خریداری نہیں کی گئی ہے ماسوائے 'ہاف وے' ہاؤس پشاوہ پراجیکٹ کے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ جہاں تک ختم ہونے والے پراجیکٹس کے Assets کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ مذکورہ سامان متعلقہ اضلاع میں نئے شروع ہونے والے پراجیکٹس میں زیر استعمال ہیں۔

Ms. Noor Sahar: Satisfied.

Mr. Speaker: Satisfied, thank you Bibi.

جناب محمد حاوید عباسی: یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی اسمبلی ہے کہ جس کے تمام ممبران اسمبلی با وضو ہو کر اسمبلی اجلاس میں آتے ہیں۔

(توقف)

جناب سپیکر: اسی لئے میں بھی آپ کو ابھی وقفہ کرواتا ہوں تاکہ آپ جا کر نماز سے پہلے چار رکعت نفل بھی پڑھیں اور دو رکعت صلوٰۃ حاجات بھی کسی اور چیز کیلئے پڑھیں۔ (توقف) میں منٹ کیلئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔)

جناب سپیکر: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی پیر صاحب۔

رسمی کارروائی

(بجلی کی لوڈ شیڈنگ)

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، میں مشکور ہوں آپ کا کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میری گزارش یہ ہے جناب سپیکر کہ آج جب میں اسمبلی آ رہا تھا تو میرے حلقہ نیابت غازی کے مقام پہ جو انتہائی Sensitive علاقہ ہے، وہ علاقہ جہاں پہ تربیلا ڈیم واقع ہے، وہ علاقہ جہاں پہ بہت بڑی بڑی انٹرنیشنل کمپنیاں اور وہاں پہ اس علاقے کے اندر غازی کے مقام پہ ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا اور وہ جلوس یہ تھا کہ گزشتہ ایک ہفتہ سے وہاں پہ اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے لوڈ شیڈنگ اس جگہ پہ ہو رہی ہے کہ جہاں پہ تربیلا ڈیم اس زمین پہ ہے، یہ تربیلا ڈیم بالکل اس کے، اگر میں یہ کہوں کہ اس کے بازو کے نیچے یہ لوگ رہ رہے ہیں، جنہوں نے قربانیاں دیں اور تربیلا ڈیم کے بعد غازی بروٹھانے اس علاقے کو، اس کے درمیان ایک ایسی لکیر کھینچی ہے کہ وہ علاقہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے اور وہ لوگ بے شمار مسائل سے دوچار ہیں لیکن ان لوگوں کی قربانیوں کا وہاں پہ جناب سپیکر، بجائے اس کے کہ ان لوگوں کو وہاں پہ Facilitate کیا جائے اور ان کو احساس دلایا جائے کہ آپ کی قربانیاں جو ہیں، ان کے عوض کم از کم آپ کو کچھ سہولیات مل رہی ہیں لیکن جناب سپیکر، بجائے کچھ دینے کے، وہاں پہ جو تربیلا ڈیم کا ایریا ہے، اس فیڈر پہ پانچ گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے جبکہ تحصیل غازی کے اندر اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے، یعنی ایک گھنٹہ بجلی ہوتی ہے اور تین گھنٹے پھر بجلی نہیں ہوتی، پھر ایک گھنٹہ پھر تین گھنٹے، یہ ایک انتہائی اذیت ناک صورت حال ہے اور ایسے ملک میں جبکہ آپ کے بالکل سامنے یعنی پانچ گھنٹے جہاں پہ لوڈ شیڈنگ ہو اور پھر اس علاقے کے لوگ جنہوں نے قربانیاں دیں، وہاں پہ اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے کی جو لوڈ شیڈنگ ہے، اس نے وہاں پہ ہمارے لئے بہت بڑے مسائل کھڑے کئے ہیں۔ عوام کے اندر انتشار ہے، عوام کے اندر بددلی ہے، لاء اینڈ آرڈر کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں، مجھے خطرہ ہے اور جناب سپیکر، آپ خود اس اذیت سے گزر رہے ہیں کہ جب یہاں بھی اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ تھی، اب تو خدا کا فضل ہے کہ چونکہ آپ اس کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کی ایک بات حکم کا درجہ رکھتی ہے، آپ جب یہاں سے ایک چھوٹی سی بات بھی کرتے ہیں تو پورے صوبے کے اندر اور پورے ملک کے اندر ایک زلزلہ آتا ہے کیونکہ آپ جس مقام پہ بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کی جو حیثیت ہے، اس کا تقاضا ہے کہ آپ کی ہر بات پہ لبیک کہا جائے لیکن جناب سپیکر، ہم لوگ کیا کریں؟ قربانیوں پہ قربانیاں دے رہے ہیں، تربیلا ڈیم کیلئے قربانیاں ہم نے دیں، غازی بروٹھا کیلئے قربانیاں ہم نے دیں لیکن آج کیوں ہمیں اندھیروں میں

دھکیلا جا رہا ہے؟ اور جناب سپیکر، میں آپ سے کہ جب یہاں پہ لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے اور میں اس بات پہ بھی کہ آپ اس اذیت سے گزرے بھی ہیں کہ لوگوں کے جلسے اور جلوس، یہاں تک لوگوں میں بے چینی پیدا ہو جاتی ہے کہ پھر عوامی نمائندوں کے گھروں پہ حملہ کرنے اور جلانے کی نوبت بھی آتی ہے تو جناب سپیکر، آج جبکہ یہ اسمبلی اپنی طبعی عمر پوری کر رہی ہے اور ایسے وقت میں ہونا تو یہی چاہیے تھا کہ یہ مسائل نہ ہوتے لیکن جناب سپیکر، اگر ہم اور کوئی مسئلہ حل نہیں کر سکتے، اگر ہم اس لوڈ شیڈنگ کے عذاب سے اس قوم کو نجات نہیں دلا سکتے تو کم از کم اتنا تو کر سکتے ہیں کہ ہم انصاف تو قائم کر لیں۔ کم از کم ہم اتنا کر سکتے ہیں کہ جہاں پہ ایک طرف اگر پانچ گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ ہو، دوسری طرف اٹھارہ گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ ہو تو یہ کہاں کا انصاف ہے اور یہ بے دردی اور یہ ظلم اور یہ زیادتی کیوں ہو رہی ہے؟ جناب سپیکر، مجھے علم ہے کہ وہ جو جلوس آج نکالے جا رہے ہیں، واپڈاپہ اس کا اثر نہیں ہو گا لیکن جناب سپیکر، میں جب اس علاقے کی نمائندگی کر رہا ہوں تو میں اس امید کیساتھ، میں اس امید کیساتھ آپ کے سامنے ہاتھ پھیلا رہا ہوں کہ خدا کیلئے ہماری مدد کریں، خدا کیلئے ہمارے لوگوں کو اس عذاب سے بچائیں، ہمارے ساتھ انصاف کریں، ہمارے ساتھ کوئی Favour نہ کریں۔ اٹھارہ گھنٹے اور پانچ گھنٹے کا جو فرق ہے، اس فرق کو بھی اگر ہم ختم کر دیں تو میں سمجھوں گا کہ ہمارے ساتھ انصاف ہوا ہے۔ میں سمجھوں گا کہ ہمارے ان زخموں پہ آپ نے کم از کم مرحم رکھا ہوا ہے۔ یہی گزارش میں آپ سے کر رہا ہوں کہ آپ کوئی ہدایت فرمائیں اور میاں صاحب بھی کھڑے ہوئے ہیں، یہ اکثر بات جب کرتے ہیں تو حوصلہ افزائی کی بات ہوتی ہے اور یہ ایک روایت ہے اس ہاؤس کی، اس ہاؤس کی روایت ہے کہ یہاں میاں صاحب جیسے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں حکومتوں میں، جب ایسے لوگ حکومتوں میں ہوتے ہیں، اپوزیشن کی طرف سے آواز آتی ہے تو ان کی طرف سے ہمیشہ مثبت جواب آتا ہے۔ ان کی سپورٹ ہمیں ملتی ہے، ان کی طاقت ہمیں ملتی ہے اور اسی کے سہارے پہ لوگوں کو انصاف ملتا ہے۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب!

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یہ آپ میرے خیال میں بعد میں دیدیں گے، وہ سوات کے خان صاحب ہیں نا، وہ۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: نہیں اس حوالے سے بات کریں گے۔

جناب سپیکر: نام بھول گیا یار، آپ اٹھ کھڑے ہوں نا، آپ نے، وقار خان، وقار خان کے بعد جی آپ جواب دیں گے جی۔

وزیر اطلاعات: یہی، اسی سے متعلق ہے؟

جناب سپیکر: وہ بھی اسی پر بولنا چاہتا ہے، ان کے دل کا بھی ذرا بوجھ ہلکا ہو جائے۔ وقار خان!

جناب گوہر نواز خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: وقار خان، پہلے پھر آپ بولیں۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، دیر مہربانی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا یہ گوہر زمان نے (تمقہ) Sorry۔۔۔۔

جناب وقار احمد خان: زہ پری بیبا ہم بحث کوم جی خیر دے۔

جناب سپیکر: آپ کے سوات میں تو بجلی ٹھیک ہے، آپ بیٹھ جائیں یار۔

جناب وقار احمد خان: کدھر بجلی ٹھیک ہے سر، بائیس بائیس گھنٹے وہاں پر بھی لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے سر؟

جناب سپیکر: چلیں گوہر زمان! اس کے بعد کر لیں۔

جناب وقار احمد خان: مہربانی جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، جناب صابر شاہ صاحب

دیر بنہ پوائنٹ را اوچت کرے دے جی، مونبرہ ہم دغہ ریکویسٹ کوؤ۔ مونبرہ دوہ

دری پیری د وفد پہ شکل کبھی د چیف ایگزیکٹو سرہ ملاؤ شوی یو چہ زمونبر

سرہ د دا لوڈ شیڈنگ، دغہ نہ وایو چہ یرہ لوڈ شیڈنگ د نہ کیری خو چہ خنگہ پہ

نورو خایونو کبھی کیری، دغہ شان د پہ سوات کبھی کیری نو پہ سوات کبھی

تاسو یقین وکری چہ دیریش دیریش گھنٹی او دویشٹ دویشٹ گھنٹی

لوڈ شیڈنگ وی، ہلتہ کبھی ہغہ گرد سٹیشن Overload دے، 20, 26 KV

ترانسفرمر تر اوسہ پوری نہ دے راغلی نو پہ ہغی بانڈی چہ د لاندی نہ، د

RCC نہ دغہ وشی، لوڈ شیڈنگ وشی نو برہ بیبا دغہ گرد سٹیشن ہغہ نورو

فیڈرو تہ بجلی نہ شی ورکولے او Overload وی نو زمونبرہ دیری غریبی علاقہ

دی او خلق دیر پہ تکلیف کبھی دے، د ہغی نہ بار بار خلق پسہ دغہ کیری، بیس

بیس گھنٹی ہلتہ کبھی بجلی نہ وی۔

جناب سپیکر: میان صاحب، نوٹ کرہ دغہ دغلثہ، جی گوہر نواز بھائی۔

جناب گوہر نواز خان: شکر یہ جناب سپیکر۔ آج میں جس مسئلے پر بات کرنا چاہتا ہوں، اس سے پہلے پیر صاحب نے اس پر بات کر دی لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں متاثرین تربیلا ڈیم ہوں اور میں اس ایوان میں واحد بندہ ہوں جو کہ متاثرین تربیلا ڈیم سے جس کا تعلق ہے۔ جناب سپیکر، ہمارے علاقے میں آپ یقین جانیے، پیر صاحب نے کہا کہ پانچ گھنٹے اور اٹھارہ گھنٹے تو میرے خیال میں پانچ گھنٹے صرف بجلی آتی ہے اور باقی ٹائم تو بجلی ہوتی ہی نہیں ہے۔ اگر ہو بھی تو اس پر ہمانے بنائے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ مرکز سے اس کو بند کر دیا گیا ہے اور برہان سے بند کر دیا گیا ہے، مختلف ہمانے بنا کر ٹائم پاس کیا جاتا ہے اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ جب بجلی ایک گھنٹے کیلئے اگر بند کر دیتے ہیں تو جناب سپیکر، اس کے بعد وہ لوگ پھر ہمانہ کر دیتے ہیں کہ یہ بجلی وہاں سے برہان سے خراب ہو گئی ہے، ٹرپ، کر گئی ہے، لہذا یہ اگلے دن آئیگی اور یقین جانیے دو دو دن تک بجلی نہیں ہوتی اور جب وہ لوگ مظاہرہ کرنے کیلئے باہر نکلتے ہیں تو ان کے خلاف ایف آئی آر کر دی جاتی ہے اور لوگوں کو دبا یا جاتا ہے۔ جناب سپیکر، اگر آپ جا کر ان لوگوں کا حال دیکھیں، وہ لوگ جنہوں نے اپنے آباؤ اجداد کی قبروں کو ہزاروں فٹ گہرے پانی کی نظر کیا، اس ملک کو روشن کرنے کیلئے انہوں نے بہت بڑی قربانی دیں اور آج تربیلا ڈیم کی وجہ سے پورا ملک روشن ہے لیکن ان لوگوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ متاثرین تربیلا ڈیم کو نہ آج تک ان کا کوئی حق دیا گیا ہے، نہ ان کو زمینیں دی گئی ہیں، نہ ان کو پلاٹس الاٹ کئے گئے ہیں لیکن آج تک ان کیساتھ جو زیادتی کی جا رہی ہے تو میرے خیال میں اس کا ازالہ ہونا چاہیے۔ آج پیر صاحب نے کہا کہ یہ اسمبلی اپنی عمر پوری کر رہی ہے لیکن مجھے افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج تک ہمارے ملک میں بہت سارے لوگ اور بہت سارے طبقے ایسے ہیں جو متاثر ہیں۔ کوئی سرداروں سے متاثر ہیں، کوئی جاگیرداروں سے متاثر ہیں، کوئی سرمایہ داروں سے متاثر ہیں، کوئی خانوں کا متاثر ہے اور بہت سارے حکومتوں کے متاثر ہیں لیکن حکومتوں نے ابھی تک ان لوگوں کا کوئی خیال نہیں کیا۔ آج دیکھیں ہمارے پاس، یہ باہر جو لیکچررز ایڈہاک والے Protest کر رہے ہیں، ان کا آج تک کسی نے جا کر پوچھا بھی نہیں کہ آپ لوگ کیوں اسمبلی کے باہر کھڑے ہیں اور آپ کا کیا مسئلہ ہے؟ حکومت کا حق بنتا ہے کہ ان کے پاس کمیٹی بنا کر بھیجی جائے اور ان کے مسائل حل کئے جائیں۔ (تالیان) جناب سپیکر، مجھے آج یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ ان لوگوں کا، جو کہ متاثرین تربیلا ڈیم سے میں تعلق رکھتا ہوں جناب سپیکر، آج تک ہمارا کوئی پرسان حال نہیں رہا، آج تک متاثرین کو کسی بھی حکومت نے ان کا حق نہیں دیا۔ (تالیان) میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اپنی اس گزری ہوئی حکومت کو جو کہ حیات

محمد خان شیرپاؤ کے دور میں جب انہوں نے آکر متاثرین کو صرف ایک دفعہ دلا سہ دیا تھا، ان کے دلا سے پر آج تک متاثرین تریلا ڈیم اس پاکستان کا ساتھ دے رہے ہیں اور دیتے رہیں گے۔ (تالیاں)

جناب سپیکر، ہم محب وطن لوگ ہیں لیکن ان لوگوں کا خیال کرنا ان حکومتوں کا حق بنتا ہے۔ آج جب یہ فیصلہ ہو چکا کہ اٹھارہویں ترمیم میں صوبوں کا مرکز پر حق زیادہ کر دیا گیا ہے تو جناب سپیکر، یہ یہاں کی پیداوار ہے، ان لوگوں کو تو کم از کم وہ ملنا چاہیئے۔ میرے خیال میں اگر متاثرین تریلا ڈیم کو بجلی کی لوڈ شیڈنگ سے مستثنیٰ کر دیا جائے تو یہی ان کے دکھوں کا بہت بڑا مددوا ہوگا۔ جناب سپیکر، آپ کا بہت شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، یہ عجیب ایشو بن گیا، اب تو ہر ایک اپنے اپنے لئے بولے گا۔

(شور)

جناب گوہر نواز خان: جناب سپیکر! کیا یہ ہمارا حق نہیں۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر اطلاعات: بس ایک دفعہ بات ہو گئی، آپ کے علاقے والے آپ سے نہیں پوچھتے۔ ایک دفعہ بات ہو گئی۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں پیر صاحب ہمارے بڑے ہیں، پیر صاحب نے بات کی ہے، وہ ہمارے بڑے ہیں بس وہ

کافی ہے۔ انہوں نے سارے ہاؤس کی توجہ اس طرف دلا دی ہے۔

مفتی تقی تھانی: جناب سپیکر! پیر صاحب نے توجہ دلائی ہے کہ زلزلہ آئے گا۔

(شور)

جناب سپیکر: ابھی میاں صاحب کے حکم سے زلزلہ آئے گا پھر۔ (تمتہ) میاں صاحب، میاں

افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا نہایت مشکور ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو پیر صاحب کا اپنا وطیرہ ہے۔ (تہنقہ)

وزیر اطلاعات: یہ حقیقت ہے، میں ویسے بھی پیر صاحب کے حق میں ہی یہاں پر کھڑا ہونے والا تھا۔ چونکہ Genuine مسئلہ انہوں نے اٹھایا اور بڑی سنجیدگی سے اس بات کو لینا چاہیے۔ بجائے اس کے کہ ہم صرف اس کو گپ شپ کی نظر کریں۔ ایک شیڈول ہوتا ہے لوڈ شیڈنگ کا اور لوڈ شیڈنگ شیڈول کے بغیر کہیں پر بھی مناسب نہیں ہے، نہ ہمیں منظور ہے۔ یہ عجیب سی بات ہے کہ جب شیڈول شائع کیا جاتا ہے تو وہ بڑا پرکشش ہوتا ہے لیکن جب عملاً وہ ہوتا ہے تو اس میں بہت بے انصافی ہوتی ہے، لہذا اس کو کئی بار ہم ریکارڈ پر بھی لایچکے ہیں، ہم سو فیصد پیر صاحب کے، جو انہوں نے یہ سوال اٹھایا ہے، سچ ہے، حقیقت ہے اور ہم ان کے حق میں ہیں کہ شیڈول کے بغیر لوڈ شیڈنگ کیوں ہو رہا ہے اور پھر ان لوگوں پر جن کے زخم تازہ ہیں، ان کی زمینیں، ان کی قربانیاں اس میں شامل ہیں اور ان لوگوں کو وہ حق نہ ملے تو لازمی طور پر ایک اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ ابھی تک چونکہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد بھی واپڈا کو حکومت یعنی مرکزی حکومت کی زیر نگرانی وہ چلا رہے ہیں اور ان کا انتظام بھی مرکزی حکومت کی زیر نگرانی ہے۔ ہم کئی بار یہاں پر چیف میکسکو سے ملے، ہر بار ہم یہ بات کرتے رہے اور وہ لولی پاپ دیتے رہے اور یہی کہتے رہے کہ انصاف ہوگا، انصاف ہوگا، کہیں پر بھی انصاف نہیں ہوا صوبہ بھر میں اور ہر جگہ پر ضرورت کے مطابق پریشر ڈالا جاتا ہے تو وہاں پر بجلی چھوڑی جاتی ہے۔ پریشر کم ہوتا ہے تو بجلی پھر غائب ہو جاتی ہے اور سوال یہ اٹھتا ہے کہ گرمی میں تو ایک جواز بن جاتا ہے، سردیوں میں کہاں سے یہ اتنا عذاب آگیا؟ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ارداتنا لوگوں کو وہ تکلیف دینا چاہتے ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ موجودہ حکومت کے خلاف ایک سازش کے تحت یہ سب کچھ ہو رہا ہے؟ ایسا تو نہیں ہے کہ خواجواہ لوگوں کو تنگ کر کے ایک ایٹو بنایا جا رہا ہے؟ لہذا اس کو بڑی سنجیدگی سے لینا چاہیے اور وہاں پر جب پانچ گھنٹے اور بارہ گھنٹے کی بات ہوتی ہے، اٹھارہ گھنٹے کی تو سارے صوبے میں انصاف کی بنیاد پر لوڈ شیڈنگ ہونی چاہیے اور ہم پہلے یہ قربانی دینا چاہتے ہیں۔ اگر صرف پشاور ہیڈ کوارٹر میں یہاں پر بجلی شیڈول کے علاوہ ہمیں دی جائے اور ہمارے دیگر اضلاع میں شیڈول سے زیادہ لوڈ شیڈنگ ہو تو ہمیں یہ منظور نہیں ہے۔ ہم کسی طور پر، جتنا حق پشاور کا ہے اس بجلی پر، اتنا ہی ہری پور کا ہے، اتنا ہی صوبہ بھر کے تمام اضلاع کا ہے، لہذا انصاف کی بنیاد پر لوڈ شیڈنگ کی جائے۔ یہاں پر گوہر نواز صاحب نے بھی تقریر کی اور اچھا ہوا، یہ بھی حکومت کا حصہ ہیں اب بھی، جس حکومت کے حوالے سے یہ کہہ رہے

ہیں کہ حکومت کو چاہیے کہ ایسا کرے تو یہ خود بھی اس حکومت کا حصہ ہیں، اچھا ہوتا کہ یہ بھی اس میں پیش رفت کر لیتے۔ آخری دنوں میں یہ عجیب سی بات ہو جاتی ہے کہ حکومت کے اپنے لوگ بھی اس انداز میں بولتے ہیں کہ وہ اپوزیشن میں ہیں۔ (تالیاں) یہ ایک عجیب سا سائل ہے؟ حکومت تو حکومت ہے اور حکومت بالکل ایڈہاک کے حوالے سے ہم بات کر چکے ہیں، ہم ان سے ملے ہیں، ہماری کمیٹی بنی ہے، ہم نے ان سے ملاقات کی ہے، ہم نے ان کو Extension دی ہے، ہم نے پبلک سروس کمیشن سے پوچھ کر ایک سال کی Extension دی ہے۔ تین مہینوں کی ان کی تنخواہ نہیں تھی، اس کو ہم نے ریگولرائز کیا اور وہ تنخواہ جاری کر دی ہے۔ اب بھی ایڈہاک کے حوالے سے سپیکر صاحب، آپ کو پتہ ہے کہ سی ایم صاحب نے خود اس کا نوٹس لیا ہے اور اس حوالے سے ہم نے ڈیپارٹمنٹ سے کہا ہے کہ تمام کو ملا کر کتنا بوجھ بنتا ہے، صوبہ برداشت کر سکتا ہے کہ نہیں کر سکتا؟ اگر کر سکتا ہے تو ہم ضرور کریں گے کیونکہ ہم اپنی جیب سے نہیں دیتے، اس صوبے کے خزانے سے پیسے جائینگے، لہذا ہم تمام کی فکر کریں گے، ہم نے ان کا پوچھا بھی ہے، اسمبلی کا اجلاس ہو تو ایسے ایشولازمی طور پر عوام اٹھاتے ہیں۔ یہ ان کا جمہوری حق ہے، اگر وہ یہ ایشواٹھاتے ہیں تو سر آنکھوں پر لیکن اس سے قبل بھی ہم نے پوچھا، اب بھی پوچھیں گے اور حل کرنے کی جتنی بھی ہماری طاقت میں شامل ہے، ہم لازمی طور پر ان کو وہ حق دیں گے۔ رہی یہ بات، بالکل گوہر نواز صاحب نے یہ بات ٹھیک کہی کہ یہ ان متاثرین میں شامل ہیں۔ وہاں پر قبروں کے حوالے سے، ان کی زمینوں کے حوالے سے یہ پہلے بھی بات اٹھاتے رہے، ہم آج بھی کہتے ہیں کہ تربیلا کے متاثرین کو ان کا جائز حق دیا جائے، آج تک کیوں ان کو نہیں دیا گیا؟ آج تک بھی ہم اسی طرح روتے رہیں گے اور پھر بعد میں بات ہوتی ہے کہ یہ لوگ تو ڈیموں کے خلاف ہیں۔ ڈیموں کو بنا کر ہم سارے پاکستان کو بجلی دینا چاہتے ہیں لیکن جو ہمارے متاثرین ہوتے ہیں، ان کو تو اپنا حق دیا جائے، جب ان کو حق دیا جائے تو پھر آگے سوچا جائیگا۔ ایک بات سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ غازی بروٹھا کے حوالے سے پیر صاحب نے کہا کہ ہم نے بڑی قربانی دی، آپ یقین کریں کہ ضرورت سے زیادہ قربانی دی، یہ تربیلا ڈیم سے کئی گنا زیادہ قربانی ہے۔ ہمارے دریا کو موڑ کر غازی بروٹھا کے ذریعے اس کا رخ موڑ دیا گیا ہے۔ ایک اس کا جو ڈیزائن تھا کہ اپنی جگہ سے اس پانی کو اٹھا کر دوبارہ دریائے سندھ میں ڈال دیا جائے، اس نقشے کو پامال کیا گیا ہے یعنی اس پر عمل نہیں کیا گیا۔ اس کو Reconsider کیا جائیگا، ہم اس کو وری اوپن کرنا چاہتے ہیں کہ غازی بروٹھا کے حوالے سے ہمارے صوبے کے حصے کا جو پانی ہے، وہ اس انداز میں ہے

کہ اس کو دوبارہ دریائے سندھ میں ڈالنا تھا مگر وہ دریائے سندھ میں اس مقام پر نہیں ڈالا گیا جہاں پر ہمارے دریا کو پانی ملے، یعنی ہمارے دریا کو خشک کر کے، یعنی اور بجٹل جو قدرتی نیچرل ہمارا دریائے سندھ ہے، اس کو خشک کر کے غازی برو تھا کو بارہ مینے کیلئے پانی سے بھر دیا گیا ہے، لہذا ہم یہ اپنا حق رکھتے ہیں کہ غازی برو تھا کو 'ری اوپن' کیا جائے، 'ری ڈیزائن' کیا جائے اور جس ڈیزائن کی منظوری دی گئی تھی، اس کی بنیاد پر بنایا جائے اور پھر غازی برو تھا کو جہاں پر پانی منتقل کیا گیا ہے، اس پر آگے اکوڑی ڈیم بنانا چاہتے ہیں جو کالا باغ ڈیم سے کئی گنا خطرناک ہے، لہذا ہم Artificial، جو پانی وہاں پر دیا گیا ہے پھر ایک ایسا ڈیم بنایا جائے جو کہ سارے علاقے کو یعنی میرے ہری پور کو بھی ڈبو دیا جائے، ہماری اس سرزمین کو بھی ڈبو دیا جائے تب پتہ چلے گا کہ ہم کو ڈبو دیا جائے۔ لہذا ہم اس حوالے سے یہ بھی ریکارڈ پر لانا چاہتے ہیں کہ غازی برو تھا کو اپنے ڈیزائن سے ہٹ کر بنایا گیا ہے، اس کو 'ری ڈیزائن' کیا جائے، غازی برو تھا سے آگے کوئی ڈیم نہ بنایا جائے اور اس بنیاد پر جبکہ اسلام آباد اور پنڈی کو Uplift کر کے پانی ہم سے لیا جا رہا ہے اور وہ پانی اضافی لیا جا رہا ہے پنڈی کا پانی تو پنجاب ہی میں موجود ہے تو کیوں نہ وہاں سے Uplift کیا جائے بجائے اس کے کہ تربیلا ڈیم سے Uplift کیا جائے؟ تو ہم نے سی سی آئی میں بھی اس کی مخالفت کی ہے، اب بھی اسمبلی کے ریکارڈ پر لانا چاہتے ہیں کہ خیبر پختونخوا کے پانی کا حصہ ایک فیصد بھی ہم کسی کو دینے کیلئے تیار نہیں ہیں، جو کوئی بھی اپنا پانی اپنے حصے سے لینا چاہے، ہزار دفعہ لے لیکن ہمارے خیبر پختونخوا کے دریا کو محفوظ بنایا جائے اور کوئی بھی ہم سے ایک فیصد بھی پانی نہ لے۔ بڑی مہربانی، شکریہ جی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ Concluding بات پوری اسمبلی کی یہی ہے کہ یکساں لوڈ شیڈنگ کی جائے، یہ تفرق نہیں ہونا چاہیے۔ ادھر سے مرکزی حکومت کو بھی اور واپڈا کے اہلکاروں کو بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ پیر صاحب نے لوڈ شیڈنگ کا جو Severe نقشہ پیش کیا کہ ہزارہ کے اس حصے کا جہاں پر اتنی قربانی دی گئی ہے، اس کو میں Personally بھی Take up کرونگا۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میں کر رہا ہوں، آپ کی جگہ میں بول رہا ہوں۔ تو واپڈا احکام کو ادھر سے کھلی ہدایت دی جا رہی ہے کہ اس حصے سمیت۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، واپڈا کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں وہی کہہ رہا ہوں اور آپ کے لوگ تو شاید بل بھی صحیح دے رہے ہیں نا؟

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! وہ واحد علاقہ ہے جہاں پر سو فیصد لوگ بل دیتے ہیں، وہاں چوری نہیں ہے۔ وہ لوگ قربانیاں دینے والے لوگ ہیں۔
جناب سپیکر: اچھا، یہ بھی اچھی بات ہے۔ ہزارہ میں ہمارے ہزارہ کے بھائی قانون کی بہت ہی زیادہ رکھوالی والے لوگ ہیں۔

(تالیاں)

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! آپ خدا کیلئے ایک ایسا فرمان جاری کریں کہ ہماری۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: آپ کی اس میں ہم سب شریک ہیں، پوری اسمبلی آپ کیساتھ شریک ہے۔ میاں صاحب نے بھی کھلی کھلی بات کہی۔ پورے واپڈا کو ہدایت دی جاتی ہے اور بڑی سختی سے دی جاتی ہے کہ ان کا خصوصی خیال رکھا جائے اور آئندہ یہ تفریق نہ ہو۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں ثناء اللہ خان میانخیل صاحب 06-03-2013 اور رحیم داؤد خان 06-03-2013 تا 08-03-2013۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت صوبائی موٹر گاڑیاں، مجریہ 2013 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Transport, to please introduce before the House, the Provincial Motor Vehicles (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2013.

Mian Iftikhar Hussain (Minister for Transport): Mr. Speaker Sir, I beg to introduce before the House the amendment in the Provincial Motor Vehicle Ordinance, 1965 relating to Axle Load Control and Violation thereof Bill, 2013 in the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa.

Mr. Speaker: It stands introduced. Honourable Minister for Excise and-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس طرح ہے کہ جب بھی کوئی بل یا منڈمنٹ لانی ہو تو اس کیساتھ اور بجٹل، جس بل میں منڈمنٹ لاتے ہیں، اس کا Extract لگائیں تاکہ ہمیں پتہ لگے کہ آپ کس سیکشن میں اور کہاں پر آپ منڈمنٹ کرنا چاہتے ہیں؟ تو اب Extract اس کیساتھ نہیں لگا ہے تو ہمیں اندازہ بھی نہیں ہوتا ہے کہ مثال کے طور پر جو آپ کا بل لارہے ہیں، اس میں سیکشن 3 کونسی ہے، ہمیں تو پتہ بھی نہیں ہے کہ یہ کونسی سیکشن ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، گورنمنٹ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ پورے بل کی کاپی اسمبلی سیکرٹریٹ کو پہنچا دے۔

خیبر پختونخوا فنانس (ترمیمی) مسودہ قانون، مجریہ 2013 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Excise & Taxation, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Finance (Amendment) Bill, 2013.

Mr. Liaqat Ali Shabab (Minister for Excise & Taxation): Thank you, janab Speaker. I beg to introduce, the Khyber Pakhtunkhwa Finance (Amendment) Bill, 2013, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. Honourable Minister for Labour,

وہ تو حاضر نہیں ہیں، کون پیش کرے گا؟

جناب لیاقت علی شہاب (وزیر آکاری و محاصل): میں پیش کرونگا۔

مسودہ قانون، مجریہ 2013 کا متعارف کرایا جانا

(درکروں کو معاوضہ)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Excise & Taxation on behalf of Labour Minister, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Workers Compensation Bill, 2013.

Minister for Excise & Taxation: Thank you, janab Speaker. I beg to introduce on behalf of honourable Minister for Labour, the Khyber Pakhtunkhwa, Workers Compensation Bill, 2013.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت بہبود زچگی، مجریہ 2013 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Excise & Taxation, on behalf of Labour Minister, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Maternity Benefits Bill, 2013.

Minister for Excise & Taxation: Thank you, Janab Speaker. On behalf of the honourable Minister for Labour, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Maternity Benefits Bill, 2013.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا کارخانہ جات، مجریہ 2013 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Excise & Taxation, on behalf of Labour Minister, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa Factories Bill, 2013.

Minister for Excise & Taxation: Thank you, Sir. On behalf of the honourable Minister for Labour, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Factories Bill, 2013.

Mr. Speaker: It stands introduced.

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance, who will present this?

Mr. Wajid Ali Khan (Minister for Environment): Sir!

ضلعی حکومتوں کی آڈٹ رپورٹس برائے سال 2010-11 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Honourable Wajid Ali Khan, Minister for Environment, on behalf of Minister Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House, the Audit Reports of Auditor General of Pakistan, on the Accounts of 24 District Governments of Khyber Pakhtunkhwa, for the year 2010-11.

Mr. Wajid Ali Khan (Minister for Environment): Mr. Speaker Sir, on behalf of Finance Minister, Khyber Pakhtunkhwa, I beg to lay on the table of this august House, the pending Audit Reports of 24 district governments of Khyber Pakhtunkhwa for the year 2010-11.

Mr. Speaker: It stands laid, یہ کیا ہے، یہ وہی ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ اس طرح ہے کہ یہ ہمیں 2010 اور 2011 کی رپورٹیں پیش کی جا

رہی ہیں۔

جناب سپیکر: یہ کونسا والا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: یہ جو ابھی انہوں نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہی، وہی نا، ہاں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ آرڈینمنس تو 2001 میں آیا تھا، یہ فنکشنز 2001 سے کر رہی ہیں تو 2001 سے 11-2010 تک جو انہوں نے فنکشنز کئے، ان کی آڈٹ رپورٹس کدھر ہیں؟ تو اس کا مطلب ہے کہ وہ پہلے والی بعد میں آئیں گی اور آخر والی پہلے آئیں۔

جناب سپیکر: یہ تو واقعی۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی آریبل ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر زہ بہ ریکوسٹ کوم چہ دیکھنی د ستا سو سیکرٹریٹ لہو و گوری، دا پوائنٹ جی زموئبرہ آنریبل مشر ورور مخکبہنی ہم وچت کرے وو جی او پہ دیکھنی بیا دا ایشورنس وو چہ دا بہ Lay کیری جی نو اوسہ پورہی زما خیال دے یا خوزہ غلطیم او یا دا نہ دے Lay شوے جی نو چہ د ہغہی خلاف ہم شہ دغہ وشی جی، کارروائی خلاف وشی۔

جناب سپیکر: نہ دا کوم یو دے؟ نہ نہ، دا ہغہ لوکل گورنمنٹ والا، دا ہغہ لوکل گورنمنٹ والا دے؟

جناب عبدالاکبر خان: او کنہ جی۔

جناب سپیکر: دا خو تر اوسہ پورہی It is the beginning, it is the start ابھی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، گزارش یہ ہے، یہ ایک ایکٹ یا آرڈینمنس پاس ہوا تھا 2001 میں، اس کے تحت لوکل گورنمنٹس بنی تھیں، ڈسٹرکٹ گورنمنٹس بنی تھیں۔ الیکشنز ہوئے اور فنکشن انہوں نے شروع کیا، انہوں نے پیسہ خرچ کرنا شروع کیا اور وہاں پر اس میں لکھا تھا کہ اس کی رپورٹ جو ہے، آڈٹ رپورٹ پر انفل اسبلی کو Present کی جائے گی۔ اب جناب سپیکر، جو 2001، 2002، 2003، 04، 05، 06، 07، 08، اور 09، ان سالوں کی رپورٹیں، ابھی یہ رپورٹ 11-2010 کی آپ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو پیش کریں گے تو پہلے ہم نے یہ پوائنٹ اٹھایا تھا تو ہمیں جواب ملا تھا کہ جلدی، یہ پرانی والی رپورٹ جو ہے نا وہ پیش کر دیں گے۔ ابھی جناب سپیکر، پھر نئی رپورٹیں آئیں اور پرانی والی پھر رہ گئیں۔

جناب سپیکر: یہ ابھی فنانس منسٹر صاحب ہیں نہیں، اور منسٹر صاحبان کو اتنا اس کا پتہ نہیں ہو گا تو اس کو کیا کریں؟ کمیٹی کو تو ویسے بھی یہ بھیج دیں یا ان کے آنے پر ان سے وضاحت۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، د دہی متعلق کوم 'کمٹمنٹ' ہفہ وخت شوے دے چہ ہفہ ور کری۔

جناب لیاقت علی شہاب (وزیر آکاری و محاصل): جناب سپیکر!

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Excise & Taxation.

وزیر آکاری و محاصل: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کا مائیک آن کریں، لیاقت شہاب صاحب کا مائیک آن کریں۔

وزیر آکاری و محاصل: جناب سپیکر، منسٹر صاحب چہ اسمبلی کبھی وی نو د ہفہ پوری کہ دا تاسو پینڈنگ و ساتی نو ہفہ بہ بیا لہ و ضاحت و کری جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب د خپل جواب را کری خو کہ تاسو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی تہ دا لیبری For consideration، خیر دے و لیبری، باقی جواب چہ کوم دیتیل، دا مونہر چہ کوم Point raise کرے دے، د ہفہ جواب چہ فنانس منسٹر راشی نو مونہر تہ بہ را کری۔ دا خیر دے کہ تاسو کمیٹی تہ لیبری۔ چونکہ ستاسو ایجنڈا بانڈی شامل دے نو پہ دہی وجہ بانڈی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Okay, thank you.

ضلعی آڈٹ رپورٹس برائے سال 2010-11 کا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے حوالے کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Excise & Taxation, to please move that the said reports, sorry, honourable Wajid Ali Khan, Minister for Environment, on behalf of Finance Minister, to please move that the said reports may be referred to the Public Accounts Committee.

Minister for Environment: Mr. Speaker Sir, I beg to move that the said reports may be referred to the Public Accounts Committee.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the reports of the Auditor General of Pakistan, on the Accounts of 24 District Governments of Khyber Pakhtunkhwa, for the year 2010-11, may be referred to the Public Accounts Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the reports are referred to the Public Accounts Committee.

عبدالاکبر خان! آپ یہ لوڈ بتا رہے تھے کہ یہ مصیبت آرہی ہے تو پبلک۔۔۔۔۔
جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! جو میں نے پوائنٹ آف آرڈر پہلے اٹھایا تھا اور آپ سے ریکویسٹ کی تھی اور آپ نے میری ریکویسٹ کو مانا تھا، جناب سپیکر، یہ چوبیس ڈسٹرکٹس، اب آپ اس رپورٹس میں جائیں تو یہ چوبیس ڈسٹرکٹس کی آڈٹ رپورٹیں ہیں، ایک پبلک اکاؤنٹس کمیٹی آپ کی وہ Deal کر رہی ہے جو یہاں پر آڈیٹر جنرل جو پرائونٹل اے ڈی پی ہے، اس کا جو کر رہی ہے، آڈٹ کر رہی ہے، وہ رپورٹس بھی آرہی ہیں ہر سال اور ساتھ ساتھ یہ چوبیس ضلعوں کی رپورٹیں بھی ہر سال آئیں گی، یہ تو دس گیارہ کی آئی ہیں۔ اس سے پچھلے جو دس سال گزر گئے ہیں، ان کی رپورٹیں بھی آئی ہیں۔ یہ تو Possible ہی نہیں ہوگا کہ آپ کا سیکرٹریٹ اتنا Workload برداشت کر سکے گا کہ ایک طرف وہ جو آڈیٹر جنرل کی رپورٹیں جو صوبے کے متعلق ہیں، وہ بھی آپ لے لیں اور ساتھ ساتھ چوبیس ضلعوں کی دس سالوں، گیارہ سالوں کی تقریباً ڈھائی سو سے زیادہ یہ رپورٹس ہونگی، ڈھائی سو رپورٹس ضلعوں کی ہوگی تو کیسے لیں گے، یہ میں تو حیران ہوں؟

جناب سپیکر: ابھی اگر ایسا کریں نا، ابھی At once تو میں کوئی جواب نہیں دے سکتا لیکن اگر ایسا کریں کہ پرسوں ہم اس پہ ایک میٹنگ کر لیں گے، ثاقب اللہ خان، آپ اور سب جتنے بھی دوست اس میں Interested ہیں تو جس طریقے سے آپ کہیں گے تو اس طرح ہم کر لیں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: اچھا ٹھیک ہے، تھینک یو۔

Mr. Speaker: The Sitting is adjourned till 04:00 pm of Friday afternoon, 08-03-2013. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 08 مارچ 2013ء سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)